## سوال

(394)قرض میں شرط اورچمڑے کی تجارت

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شہر کے تمام چمار جو تھوڑی پونجی سے دیہات سے چمڑا خرید کر شہری کو کم نفع پر فروخت کیا کرتے تھے اوراس تجارت سے یہ لوگ فائدہ اٹھاتے تھے ،پس زید نے اللہ پر بھروسہ کرکے چند نفوس کوایک ایک سوروپیہ باہم پیشگی اس شرط پر دیا کہ اس روپیہ سے دیہات کاچمڑا خرید کرلاؤ،ہم تمہارالایا ہواچمڑا دساورجا کریا دساورسے خریدار کو بلواکر معقول نفع کے ساتھ فروخت کرادیں گے اوربعد فروختگی اپنا حق المحنت ایک روپیہ 4 آنے لے لیں گے ۔(اصل مسودے میں ایک ہی سوال مذکورہے اوربقیہ چارسوال ساقط ہیں ۔)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔عبارت سوال سے جوسوال کا مطلب ظاہر ہوتا ہے ،یہ ہے کہ زید نے جوروپیہ چاروں کودیا ،بطورقرض کے دیا ،پس چمار اس صورت میں اس روپے کے مالک ہوگئے اورزید کوان سے صرف اپنے روپے کے مطالبہ کا حق باقی رہا،پھرجب چماروں نے اس روپے سے جوچمڑے خریدے ،وہ چمڑے بھی انھیں کے ملک ہوگئے اورزیدنے جوان چمڑوں کودساورسے خریدار کوبلواکر معقول نفع کے ساتھ فروخت کردیا،زیداس صورت میں ان کا دلال ہوگیا اورجوزید نے ایک روپیہ چارآنہ حق المحنت ان سے لیا،وہ زید کی دلالی ہوئی ،ایسے معاملے کے ناجائز ہونے کی وجہ بجزاس کے معلوم نہیں ہوتی کہ زید نے جوروپیہ چماروں کو قرض دیا،وہ ایک شرط پر دیا،جوسوال میں مذکور ہے اوریہ شرط اس معاملے کے جواز کو مشتبہ کردیتی ہے ،لہذا یہ شرط اگراس معاملے سے ساقط کردی جائے اورچماروں سے یوں کہہ دیا جائے کہ اگراس روپے سے دیہات کاچمڑا خرید کرلاؤگے اور ہم سے فروخت کرانے کوکہوگے توہم تمہاراچمڑا دساورجاکریا دساورسے خریدار کو بلواکر معقول نفع کے ساتھ فروخت کرادیں گے اورایک روپیہ 4 آنے حق المحنت لے لیں گے تویہ معاملہ بلاشبہ جائز ہوجائے گا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

2۔مرداری چمڑے کی بغیر دباغت کے نہ توتجارت جائز ہے اورنہ جائے نماز بنانا جائز ہے۔مشکوۃ میں ہے :

"قال تصدق علی مولاۃ لمیمونۃ بشاۃ فماتت فمر بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال : ((ہَلَّاأخذتم إہابہا، فد بغتموہ، فانتفعتم بہ؟ فقالوا : إنَّہا میتۃٌ، فقال : إنَّمَا حَرُمَ أکْلُہا"))[1]

(سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی کو صدقے کی بکری دی گئی پھر وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا : تم نے اس کاچمڑا کیوں نہیں اتارلیا؟اس کو رنگ کیوں نہیں لیاکہ تم اس سے کوئی فائدہ اٹھالیتے؟

3۔یہ طریقہ اسلامی طریقہ نہیں ہے،بلکہ غیراہل ملت کا ہے اورتشبہ غیر اہل ملت کے ساتھ جائز نہیں ہے۔

"قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ "[2]

''جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہوا''

4۔ ایسی تجارت ناجائز ہے، زید جو بکر سے ہر مہینے میں روپے کے معارضے میں فی من ایک روپیہ لیتا ہے، سود میں داخل ہے اور سود حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَحَرَّمَ الرِّبَا (البقرہ:275)

5۔ زید کے بیان مندرجہ سوال کی درستی مجھے معلوم نہیں ہے۔ اگر زید اپنے درستی بیان کے ثبوت میں کوئی حدیث مع سند پیش کرے تو اس حدیث مع سند کو بھیج دے گا، اس پر غور کرلیا جائے گا۔ اگر حدیث مذکور بیان مذکور کے ثبوت میں سچ ثابت ہوئی تو آپ کو اطلاع دی جائے گی۔

---

[1]۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث (٣٦٣)

[2]۔ سنن أبي داود، رقم الحديث (٤٠٣١)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

### کتاب البیوع، صفحہ:611

### محدث فتویٰ